مولانا آزاد مالیاتی کارپوریشن برائے اقلیت، مہاراشٹر کی کارکردگی میں تساہلی۔ ذمہ دار ہم

شیخ نثار احمد تمبولی، دھولیہ

یہ ہماری سراسر غلط فہمی ہیکہ اقلیتی طبقہ سے تعلق رکھنے والا بالخصوص ہر مسلم بیوروکریٹس حق تلفی اور ناانصافیوں سے بچا کر تمام تر سہولیات ایماندارانہ طریقے سے ہمیں بہم پہنچائیگا۔ اگر اس سوچ میں رتّی برابر بھی حقیقت کا عنصر ہوتا تو ملک میں اقلیت سے وابستہ کارفرما تمام تر کمیشن اور کارپوریشن جہاں عموماً مسلم اُفسران ہی کلیدی عہدوں پر فائز ہیں، وہ اگر ایماندارانہ طریقے سے اپنے فرض منصبی کو ہی نبھاتے تو آج سچر کمیٹی کو یہ نہ کہنا پڑتا کہ مسلمانوں کی حالت دلتوں سے بھی بدتر ہے۔ دراصل بیوروکریٹ مسلم ہو یا غیر مسلم عموماً وہ ایک مخصوص سسٹم کا حصّہ ہوتا ہے، جس کی ماہیت یا اصل میں صرف اور صرف دو ہی عناصر ہوتے ہیں ایک رشوت خوری اور دوسرا، اپنے آقاؤں کے ہر جائز اور ناجائز احکامات کی تکمیل کے لئے قانونی جواز ڈھونڈ نکالنا۔ جو لوگ انتظامیہ کے کاموں سے لگاتار جُڑے ہوئے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اکثریت ایسے بیوروکریٹس کی ہیں جو دہشت گرد عناصر سے بھی زیادہ باعث نقصان ثابت ہورہے ہیں۔ دہشت گرد تو وقفہ وقفہ سے تباہی کرتے رہتے ہیں لیکن انتظامیہ میں شامل اکثریت سے بیوروکریٹس تو ۲۴x۷ کی مناسبت سے ملک عزیز کو اندر ہی اندر سے کھوکھلا کرتے جارہے ہیں۔ بیوروکریٹس پر عائد ذمہ داریوں اور ان سے کی جارہی کارکردگی کا اگر سرسری جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہیکہ ''فصیل ہی فصل کو کھا رہی ہے''۔ آج سے تقریباً ۶۰ سال پہلے گاندھی جی نے سوراج کے تعلق سے کہا تھا ''صحیح معنوں میں مٹھی بھر افراد کے ہاتھوں میں اقتدار ملنے سے سوراج نہیں ملیگا۔ سوراج اسی وقت ملیگا جب ملک کے تمام لوگوں میں با اقتدار افراد کے ذریعہ اقتدار کے ناجائز استعمال کے خلاف مزاحمت کرنیکی استعداد و قوت پیدا ہوگی۔''

حاضرِ خدمت آرٹیکل میں مولانا آزاد مالیاتی کارپوریشن برائے اقلیت، مہاراشٹر کی کارکردگی کے تعلق سے ٹھوس ثبوت پر مبنی ہلکی سی جھلک پیش خدمت ہے۔ جہاں تک اقلیت کو ٹھوس اور عملی طریقے سے تفویض کا سوال پیدا ہوتا ہے کارپوریشن کا پچھلا اور جاری دور عنقریب ایک جیسا ہی ثابت ہوا ہے۔ ایک کہاوت ہے ''ماں میرے شادی نہیں کرتی، شادی کی باتیں تو کر۔'' تمثیلاً پچھلا دور نہ ہی بیٹے کی شادی کرتا تھا نہ ہی شادی کی باتیں۔ جاری دور بیٹے کی شادی تو نہیں کرتا ہے البتہ شادی کی باتیں بڑے دھوم دھام سے کر رہا ہے۔ کسی بھی اسکیم کی تکمیل تین مدارج پر مبنی ہوتی ہے Sanction اور Utilization ، جو کہ اسکیم کا جسم کہلاتی ہے اور Disbursement جسے اسکیم کی روح کہا جاتا ہے۔ جہاں تک متذکرہ کمیشن کا معاملہ ہے Sanction اور Utilization کا اعلان بڑے زور وشور سے ہوتا رہا ہے۔ لیکن Disbursement کے معاملے میں حد درجہ تساہلی سرزد ہورہی ہے۔ ہر کارپوریشن بیوروکریٹس اور عوامی نمائندوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جہاں تک متذکرہ کارپوریشن کا تعلق ہے یہاں کام میں کوتاہی اور سستی کا سبب عوامی نمائندے ہرگز نہیں بلکہ جن کے ذمہ فیصلہ جات پر عمل کرنا ہے وہ بڑی حد تک سبب خاص ہے۔ ویسے اس حقیقت سے انکار نہیں کا جاسکتا ہے کہ کارپوریشن کے بیوروکریٹ کا کوئی بھی قصور نہیں ہے کیوں کہ وہ بھی تو آخر بیوروکریٹس سسٹم کا ایک حصہ ہی ہے اور دوسرے یہ کہ انکا اکثر وقت منسٹر صاحبان کے پروگرام کو مرتب کرکے کارپوریشن کے کاموں کے تعلق سے چرچہ کرنے میں ہی چلا جاتا ہے۔

دھولیہ فساد کے بعد ۱۴ رنومبر ۲۰۰۸ء کو ''جگہ پر قرض منظور مہم'' کے نام سے کارپوریشن کا عملہ دھولیہ میں داخل ہوا۔ اقلیت سے منسلک تمام متأثرہ تاجروں سے اُسی دن قرضہ جات کے فارم بھرواکر مستحق تاجروں کو قرض منظوری کے تعلق سے اعلان بھی ہوگیا۔ لیکن یہ اعلان سوائے سراب کے کچھ ثابت نہیں ہوا۔ ۱۴ رنومبر سے لیکر ضابطۂ الیکشن کا اعلان یعنی ۲۸ رفروری کے پہلے آسانی سے متاثرہ تاجروں کو قرض کی رقم انکے ہاتھوں میں دی جاسکتی تھیں لیکن سوائے مایوسی کی انکے پلّے اب تک کچھ نہ پڑا۔ اب عذر لنگ جسے صاف طور سے عیاری کہا جاسکتا ہے وہ یہ ہیکہ ضابطۂ الیکشن کا تقاضہ چیک کی تقسیم میں مسئلہ بنا ہوا ہے۔ یہ اقلیت کے ساتھ ایک گھناؤنا مذاق ہے کیوں کہ ۱۵ ویں لوک سبھا الیکشن کا اعلان غیر متوقع طریقے سے نہیں بلکہ متوقع طریقے سے ہوا ہے۔ شاید بیوروکریٹ موصوف کو اس موقع کا انتظار ہیکہ وہ اپنے سیاسی آقاؤں کے ہاتھ سے چیک تقسیم کرواکر اخبارات اور ٹی وی میں خود کو مشتہیر کرکے اور ساتھ ہی انکے سیاسی آقاؤں کو سیاسی فائدہ بھی پہنچاپائے۔

کارپوریشنِ ھٰذا کے ضلع نوڈل آفیسر کی ذمہ داری پہلے ضلع امپلائمینٹ آفس کو سونپی گئی تھی۔ مہاراشٹر کے ہر ضلع سے کارپوریشن کے کام کے تعلق سے منسلک محکمہ جات The Maharashtra Government Servants Regulation of Transfers and Prevention of Delay in Discharge of Official Duties Act, 2005. کے تحت سٹیزین چارٹر (سند) منگوانے پر پتہ چلا کہ اس محکمہ نے ہر کام کی سند تو تیار کی تھی لیکن کارپوریشن کی ذمہ داریوں کو نبھانے کے تعلق سے کسی بھی قسم کی سند کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ بعد ازیں جب یہ ذمہ داری ''مِٹ کام'' کو سونپی گئی تو دھولیہ کے مِٹ کام آفس سے قرضہ جات کے تعلق سے اگست ۲۰۰۸ء سے ۲۸ رفروری ۲۰۰۹ء کے دوران دستیاب شدہ قرضہ جات کے عریضے، ان عریضوں کے تعلق سے رہائشی تحقیقات، بعد ازیں ہیڈ آفس کو روانہ کئے گئے عریضے، ہیڈ آفس سے منظور شدہ پرپوزل اور چیک کی ادائیگی کے تعلق سے قانون حق معلومات کے تحت معلومات طلب کرنے پر مِٹ کام کے ہیڈ آفس سے

تحریری خط ملا کہ مِٹ کام قانون حق معلومات کے زمرے میں ہی نہیں آتا ہے۔

کارپوریشن کے اُصول کے مطابق جہاں قرضہ جات کی تقسیم کا سوال ہے کام دو حصّوں میں چلتا ہے۔ایک ہیڈ آفس، ممبئی اور دوسرا حصّہ ضلع نوڈل آفیسر۔قرضہ جات کی ادائیگی کے تعلق سے کارپوریشن کے تیار کردہ اصول وضوابط کے تحت Role and Risponsibilities of Dist. Office اور لینڈنگ پالیسی کا معائنہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ 99% ضلع نوڈل آفیسر ہی ایکٹیو پارٹ ادا کرتا ہے۔لیکن افسوس کی بات ہے کہ ضلع نوڈل آفیسر کی ذمہ داری ایسے ادارے کو سونپی گئی ہے جو قانون حق معلومات کے زمرے میں ہی نہیں آتا ہے۔کارپوریشن کو حکومت کی طرف سے 100% مالی اعانت حاصل ہوتی ہے۔اس لئے کارپوریشن کا ہر حصّہ قانون حق معلومات کے زمرے میں آنا ہی چاہیئے اور اگر ایسا نہیں ہوا ہے تو یہ اقلیت کے ساتھ یا تو ایک گھناؤنا مذاق ہے یا پھر کارپوریشن نے اپنے لئے راہِ فرار اختیار کر رکھا ہے۔

اظہر من الشّمس کی طرح یہ حقیقت ہیکہ بغیر جواب دہی کے کسی بھی کام میں شفّافیت پائی جانا، ناممکن بات ہے۔کوئی بھی محکمہ یا کارپوریشن اگر چاہتا ہے کہ اس کے ذمہّ فرض منصبی کی افادیت تمام مستحق افراد تک باآسانی پہنچے تو، وہ ایسے اصولوں کو اپنائے گا جس کے تحت وہ عوام کو جواب دہ ہوگا۔ہم اپنے اپنے ضلع کے نوڈل آفیسر سے ہر مہینہ قرضہ جات کے تعلق سے تفصیلاً قانون حق معلومات کے تحت معلومات طلب کرتے رہتے تو ہمیں پتہ چل جاتا کہ نوڈل آفیسر قانون حق معلومات کے زمرے نہیں آتا۔ لھٰذا اہم ریاستی مائینا ریٹی ڈیولوپمینٹ ڈپارٹمینٹ کے ذریعہ کارپوریشن کے طریقہ کار میں ضرور تبدیلی لا پاتے۔اگر ہیڈ آفس سے ہم قرضہ جات کے تعلق سے معلومات طلب کرنیکا سلسلہ شروع رکھتے تو یقیناً اگست ۲۰۰۸ء سے مارچ ۲۰۰۹ء تک ہمارے پرپوزل ممبئی کے آفس میں دھول کھاتے پڑے نہ رہتے۔اگر ہمیں پتہ چل جاتا کہ دو مہینے سے زیادہ عرصہ تک پرپوزلس سے مس نہ ہوسکے تاہم The Maharashtra Government Servants Regulation of Transfers and Prevention of Delay in Discharge of Official Duties Act, 2005 کے سیکشن ۱۰ ار کے تحت سات دن سے زیادہ ایک ٹیبل پر کسی فائل پر عمل نہ ہونے کی پاداش میں اس قانون کے تحت ذمہ دار افسران کے خلاف ڈسیپلینری ایکشن کا مطالبہ کرتے۔لہٰذا، کارپوریشن کے ضابطۂ اصول میں اتنی بڑی خامی کا سبب صرف ہماری عدم بیداری اور قانونی لاعلمی ہے۔جس طرح اُونٹ، ہاتھی اور شیر کو قابو میں رکھنے کے لئے نکیل، انکوش اور چابک ایک مجرب اور مؤثر ہتھیار رہے اسی طرح ہمارے ملک میں جمہوری اقدار کی بقاء کے لئے قانون حق معلومات یہ ہتھیار ہمارے ہاتھ لگا ہے۔ملک کے سڑے گلے سسٹم میں سُدھار لانے کے لئے شکوہ شکایت نہیں بلکہ عوام میں عملی اور قانونی بیداری کی ضرورت ہے۔

9372822580